

قیام حسین اور درس شجاعت

<?xml encoding="UTF-8?>

کربلا کی جنگ حق و باطل کے درمیان حد فاصل ہے۔ جسکو امام حسین نے اپنے لہو کی سرخی سے روشن اور نمایاں کر دیا ہے۔ امام حسین نے انسانیت کو ظلم سے مقابلہ کا سبق پڑھایا اور حق و باطل کی جنگ میں مصلحت سے کام لینے والوں کو ایک درس دیا کہ اسلام کی حفاظت کا جب وقت آئے، جب حق کو باطل سے جدا کرنے کا وقت آئے تو کسی مصلحت کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔ امام حسین نے انسانیت کو شجاعت کا درس دیا ایسا درس کہ جس نے پڑھ لیا پھر عمر کی شرط اور قید اس کے لیے مہم نہیں رہی۔ بڑھاپا بچپن معیار نہ رہا۔ دولت اور سلطنت راہ کو نہ روک سکی۔ امام حسین نے جب قیام کی ابتدا کی، دربار ولید سے لے کر اپنے سجدہ آخر تک اپنے موقف کو واضح رکھا کہ جس سر پر دین الہی کی عزت و عظمت کا تاج ہو وہ کبھی ظالم کے آگے جھک نہیں سکتا۔ جس ہاتھ میں امانت رسالت انبیاء ہو وہ ہاتھ دشمنان رسالت کے ہاتھ میں نہیں جا سکتا۔ حسین کے اس درس انقلاب کی عبارتوں سے آپ کا موقف معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ہمیشہ غیرت و حشمت اسلام کی حفاظت کی اور کہیں بھی ظالم کی طاقتوں کے سامنے زبان حسین حق گوئی سے نہیں لرزی۔ اسی درس جوانمردی کی کچھ عبارتوں کے بیان اور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حسین کا ہدف کیا تھا۔ کچھ خاص مقامات پر امام کے خاص جملات و خطابات تاریخ کی پیشانی پر سنہرے جھومر کی طرح رونق افروز ہیں۔ انہیں میں سے کچھ کلمات کو امام حسین کے قیام کو سمجھنے کے لیے وسیلہ قرار دیتے ہیں :

۱۔ حاکم مدینہ (ولید بن عتبہ بن ابی سفیان) سے خطاب ۔

معاویہ کی موت کے بعد ولید بن عتبہ نے امام حسین کو دربار میں طلب کیا اور بیعت کا مطالبہ کیا اور امام (ع) نے پہلے ہی مرحلے میں اپنے فضائل و کمال اور یزید کی خصلتوں کے ذکر کے بعد اپنا ارادہ کچھ یوں ظاہر کیا **مثلی لا یبایع مثله** (۱) میرے جیسا انسان یزید جیسے کی بیعت نہیں کر سکتا۔ یہاں پر امام حسین نے اپنی اور یزید کی صفات کے بیان کے بعد فرمایا میرے جیسا یزید جیسے کی بیعت نہیں کر سکتا۔ امام حسین (ع) درحقیقت اپنے صفات نہیں بلکہ جوانمردوں کے صفات بتا رہے تھے اور ان کی راہ بھی روشن کر رہے تھے کہ کوئی بھی غیرت مند انسان یزید جیسے کی بیعت نہیں کر سکتا۔ دوسرے مقام پر جب مروان نے امام کو نصیحت یا خیر خواہی کی رو سے یزید کی بیعت کرنے کو کہا تو مولا نے بلاکسی جھجھک اور ثابت قدمی کے ساتھ فرمایا: **انا لله وانا الیہ راجعون۔ و علی الاسلام السلام اذا بلیت الامه براع مثل یزید** (۲) امام نے یہاں بھی ایک غیور مسلمان کی راہ کو واضح کر دیا۔ یہاں بھی امام (ع) نے قیامت تک کے لیے ایک پیغام دیا یہ نہیں کہا کہ جب اسلام کی زمام یزید کے ہاتھ میں ہے تو سلام پڑھ دو نہیں بلکہ امام نے فرمایا جب اسلام کی زمام یزید صفت کے ہاتھ میں تو اسلام کو وداع کر دیا جائے یہ بیان قیامت تک آنے والو کو درس انقلاب دے رہا ہے کہ جب دیکھو یزید جیسے لوگ اسلام کے ٹھیکیدار ہیں تو پھر حسین جیسی روش اپناؤ۔ اسلام کے آئینہ پر چڑھی گرد کو لہو سے دھو ڈالو۔

امام اپنے بھائی محمد حنفیہ سے فرماتے ہیں : **یا اخی واللہ لولم یکن فی الدنیا ملجاء ولا ماوی لما بایعت یزید ابن معاویہ (۳)** امام نے فرمایا کہ اے بھائی اگر ساری زمین میں میرے لیے کوئی بھی پناہ گاہ نہ ہو تب بھی میں یزید کی بیعت نہیں کروں گا۔ امام نے بتا دیا کہ اگر ساری دنیا کی پناہ کھو کر بھی عزت اسلام کی انسان حفاظت کرے تو نقصان میں نہیں رہے گا۔

امام منزل بیضہ پر فرماتے ہیں : کہ رسول خدا (ص) نے فرمایا : **من رأى سلطانا جائرا مستحلا لحرم الله ناکثا لعهد الله مخالفا لسنة رسول الله يعمل في عباد الله با لاثم والعدوان ثم لم یغیر بقول ولا فعل کان حقا علی الله ان یدخله مدخله (۴)** یہاں پر امام نے حق پرستوں کے لیے راہ کو روشن کر دیا اور فرمایا: جو بھی کسی ظالم حکمران کو دیکھے کہ وہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام میں تبدیل کر رہا ہے ، اللہ کے پیمان کو توڑ رہا ہے ، سنت رسول (ص) کی مخالفت کر رہا ہے اور اللہ کے بندوں کے ساتھ گناہ اور بغض کی رو سے برتاؤ کر رہا ہے اور یہ سب دیکھنے کے بعد بھی انسان ان تبدیلیوں کے خلاف زبان یا عمل سے اقدام نہ کرے تو اللہ کو حق ہے کہ وہ اس دیکھنے والے کو اس ظالم بادشاہ کے ساتھ محشور فرمائے۔ یہاں پر امام نے راہ انسان اور اسلام کو بالکل روشن کر دیا اور ایک مسلمان کے لیے اس کی ذمہ داری کو بیان کر دیا ۔

کربلا پہنچ کر امام اپنے زمانہ کے حالات کو بیان کرتے ہیں اور فرماتے ہیں : **(لیرغب المومنی لقاء ربّه حقا فانی لا اری الموت الا سعادۃ والحیات مع الظالمین الا برما ۵)** اگر مومن ان حالات میں اپنے پروردگار سے ملاقات کی رغبت کرے اس لئے کہ ان حالات میں موت جز سعادت اور کامیابی اور ظالمین کے ساتھ زندگی گزارنے میں ذلت اور رسوائی کے علاوہ کچھ نہیں دیکھتا ہو ۔

یا امام انسانیت کو عزت کا درس دیتے ہوئے فرماتے ہیں : **موت فی عزّ خیر من حیات فی ذلّ عزت کی موت ذلت کی زندگی سے ۔** بہتر ہے امام علیہ السلام کتاب عزت کے آخری درس کو یوں بیان فرماتے ہیں : **الا و ان الدعی بن الدعی قد رکز بین اثنتین بین السلت والذلت و هیہات منا الذلہ ۶)** جان لو کہ اس بد بخت باپ کے بد بخت بیٹے نے مجھے اختیار دیا کہ میں دو میں سے ایک چیز کو قبول کر لوں یا تلوار کو (یعنی قتل ہو جانے کو) یا ذلت کو (یعنی بیعت کو اور ہم لوگ ذلت سے بہت دور ہیں ۔

امام (ع) نے فرمایا کہ جب عزت اسلام کی بات آجائے تو سر کٹا دینا، گھر بار لٹا دینا ذلت کو قبول کرنے سے کہیں بہتر ہے ۔

خداوند عالم سے دعا ہے کہ ہم لوگوں کو اس درسگاہ شجاعت اور غیرت کا، کامیاب شاگرد بننے کی توفیق عنایت فرمائے ۔

بِحَقِّ الْحُسَيْنِ (ع) وَابْنائِهِ وَانصَارِهِ ۞

۱۔ بحار ج ۴۴ ص ۳۲۵

۲۔ مقتل خوارزمی ج ۱ ص ۱۸۵

۳۔ بحار ج ۴۴ ص ۳۲۹

۴۔ ارشاد ج ۲ ص ۲۳۴۔

۵۔ بحار ج ۴۴ ص ۳۸۱۔

۶۔ تحف العقول ص ۲۴۱۔ بحار ج ۴۴ ص ۱۹۱

